

## 69432- لندن دھماکوں کے بعد پردہ کرنے والیوں کو اذیت کی بنا پر پردہ اتارنا کیسا ہے؟

### سوال

پچھلے برس سات جولائی کے دھماکوں کے بعد بہت ساری مسلمان عورتوں کو برطانیہ میں اذیت کا سامنا پڑ رہا ہے، اور بعض اوقات تو شدت پسندوں کی جانب سے قتل کی حد تک بھی بات پہنچ جاتی ہے، تو کیا وہاں مقیم مسلمان عورت کے لیے ان حالات میں اذیت سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لیے پردہ اتارنا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

اس طرح کے حالات اور مصائب پیش آنے والے حالات کے متعلق عام فتویٰ جاری کرنے سے قبل یہ تحقیق ضرور کرنا ضروری ہے کہ واقعی ایسی مکمل صورت اور حالات بن چکے ہیں، اور معاملہ ضرورت کی اس حد تک پہنچ چکا ہے جو ایسے حرام کام کے ارتکاب کو مباح کر دے۔ جس کی حرمت پر سب کا اجماع ہے، یا معاملہ اس حد تک نہیں پہنچا؟

ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ معاملہ اس حد تک نہیں پہنچا، بلکہ یہ بعض بے وقوف اور شدت پسندوں کے تصرفات میں سے ہے، اور اس ملک یہ عام معاملہ نہیں، بلکہ جیسا کہ بعض نے تعبیر کیا ہے کہ یہ تو صرف کچھ تنگیاں اور اذیت دینا ہے، جس سے اس طرح کے بڑے حکم پر عمل پیرا ہونے سے تنازل اختیار کرنے کی بجائے کسی اور طریقہ سے بھی بچنا ممکن ہے۔

اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے شخصی حقوق کا مطالبہ کریں کہ وہ اس ملک کے ایک شہری ہیں اور انکی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے، اور انہیں کسی دوسرے شخص کے جرم میں سزا نہیں دینی چاہیے، نہ تو ان مسلمانوں کو اپنے دینی شعار سے پیچھے ہٹنا چاہیے، اور نہ ہی وہ اپنی تمیز اور پہچان اور عزت سے پیچھے ہٹیں۔

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ پردہ اور حجاب ایک ایسی چیز ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسلمان عورتوں پر فرض کیا ہے، جس کی فرضیت قرآن کریم اور سنت نبویہ میں صحیح احادیث، اور باوجود مختلف مذاہب اور مدارس کے اجماع امت سے ثابت ہے، اور اس سے کوئی بھی مذہب اور مسلک علیحدہ نہیں، اور

نہ ہی کسی فقیہ نے اس کی مخالفت کی ہے، امت کے پچھلے سارے ادوار اور ایام میں اسی پر عمل رہا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکایا کریں، اس سے بہت جلد انکی شناخت ہو جائیگی پھر وہ ستائی نہ جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے﴾۔ الاحزاب (59)۔

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجیوں کے، یا اپنے بھانجیوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا خلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تاکہ تم نجات پا جاؤ﴾۔ النور (31)۔

اور مسلمان کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے دینی فرائض پر عمل پیرا ہو، اور اپنے پروردگار اور اللہ مالک الملک کی رضا و خوشنودی کے لیے اس کے احکام پر عمل کرے، اور کسی بھی مادی یا معنوی دباؤ کے تحت آکر اسے اس حکم سے سر مو انحراف کرنے پر کوئی بھی اسے مجبور نہیں کر سکتا۔

اور آپ کو اس قوم پر تہجیب کرنا اور حیران ہونا چاہیے جو حقوق انسانی کی آزادی اور حفاظت کا دعویٰ کرتے اور نعرے لگاتی ہے، وہ دوسروں کو حقوق کو ایسے اعمال کی بنا پر سلب کرتے ہیں جن اعمال سے ساتھ ان کا کوئی تعلق تک نہیں ہوتا۔

رہا مسئلہ کہ اذیت و تکلیف پہنچنے کے باعث مسلمان عورت کا پردہ اور حجاب نہ کرنا اور اسے اتار دینا، اس کے متعلق ہم اجمالاً درج ذیل نقاط میں کلام کریں گے:

کسی بھی مسلمان عورت کے لیے ایسے ملک میں رہائش اختیار کرنی جائز نہیں جہاں اسے اپنے دینی شعائر کو ظاہر کرنا ممکن نہ ہو، اس بنا پر ان ممالک میں رہنے والی ہر مسلمان عورت جو اپنے دینی شعائر اور علامت و احکام کو ظاہر کرنے پر قادر نہیں اسے کسی ایسے ملک کی طرف ہجرت کر لینی چاہیے جہاں اسے اپنے دینی شعائر کو مکمل آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے کا موقع ملے۔

لیکن اگر وہ ہجرت نہیں کر سکتی، تو اس طرح کے تکلیف دہ حالات میں مسلمان عورت پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی ٹکی رہے، باہر نہ نکلے، خاص کر جب اس کے پاس اس کا ولی اور ذمہ دار جو اس کی کفالت اور خرچ کا ذمہ دار موجود ہو، اور اس کا خیال رکھے، اور اس کی ضروریات مکمل کرتا ہو، اسے فتنہ و خرابی کے خوف سے جو اسے لاحق ہو سکتا ہے گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے، صرف شدید ضرورت کی بنا پر ہی نکلے۔

اگر کوئی کفالت کرنے والا ہو تو عورت کا ملازمت، یا تعلیم کے لیے گھر سے نکلنا ضرورت میں شامل نہیں ہوتا، اس کے لیے اپنی تعلیم کو آئندہ سیمسٹر تک ملتوی کرنا ممکن ہے، یا پھر وہ ملازمت سے رخصت لے لے، حتیٰ کہ حالات سدھ جائیں اور درست ہو جائیں، کیونکہ اس طرح کی زیادتیاں ان ایام میں کسی بھی حادثہ پیش آنے پر ضرور ہونگی، پھر کچھ ایام کے بعد معاملات اور حالات اپنی اصل حالت پر واپس آجائیں گے۔

لیکن جب عورت ضرورت کی بنا پر باہر نکلے اور اسے خطرہ ہو کہ اسے کوئی اذیت اور نقصان پہنچا سکا، تو اذیت کو دیکھا جائے کہ اگر وہ اذیت قابل برداشت ہو مثلاً سب و شتم اور گالی، یا پھر صرف تیکھی نظروں سے بعض لوگوں کا دیکھنا، تو اس عورت کو پردہ اتارنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، کیونکہ اس طرح کی اذیت قابل برداشت ہے۔

اور یہ باطل اور غلط ہے کہ عورت کو کہا جائے: سڑک اور بازار میں کلمات اور آوازیں کسنے کی بنا پر ہی تم پردہ اتار دو،

ایسا صحیح نہیں، بلکہ اس عورت کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور یہ تو اس کے ایمان کی آزمائش اور امتحان ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ

ان کے صرف اس دعویٰ پر کہ ہم ایمان لائے ہیں، ہم انہیں بغیر آزمائے ہونے ہی چھوڑ دیں گے؟﴾

﴿البتہ تحقیق ہم نے تو ان سے پہلے

لوگوں کو بھی خوب جانچا، یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں، اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں﴾۔ العنکبوت (2-3)۔

چنانچہ اس عورت کو اللہ کی راہ میں

پہنچنے والی اذیت و تکلیف اور مذاق پر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور اس میں

نیت یہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دین پر ثابت قدم رہنے اور اس پر عمل کرنے کے بدلے میں جو اجر و ثواب تیار کر رکھا ہے وہ حاصل ہوگا۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا فرمان ہے :

”تمہارے بعد ایسا وقت اور دور آنے

والا ہے جس میں دین پر عمل کرنے والے کے لیے تم میں سے پچاس شہیدوں جتنا ثواب ہوگا

”

اسے امام طبرانی نے ابن مسعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح اذیت کو اس طرح بھی ختم

اور دور کیا جاسکتا ہے کہ وہ اکیلی باہر نہ جائے، بلکہ اپنے کسی مرد اور ولی کو

ساتھ لیکر نکلے، یا پھر مجموعہ میں اکٹھی ہو کر جائیں، تاکہ بے وقوف قسم کے لوگ اس اکیلی کو نہ پاسکیں۔

لیکن اگر اسے ایسی اذیت کا سامنا ہو جو ناقابل برداشت ہے مثلاً زد کوب کرنا، یا قتل، یا اس کی عزت و عصمت سے کھیلنے کا خدشہ ہو اور وہ باہر جانے پر مجبور ہو اس حالت میں پورے اور مکمل پردہ میں سے کچھ تخفیف کرنا جائز ہے، اور وہ اسکارف پہن کر سر اور گردن چھپالے، تو اسے صرف اتنا پردہ اتارنا چاہیے جو اسے ضرر اور اذیت سے بچا سکے، کیونکہ ضرورت کے مطابق ہی ہونا چاہیے۔

یا پھر جو لوگوں میں حجاب عام ہے اس کی بجائے کوئی اور چیز پہن لے جس سے پردہ ہو، اس سے ہو سکتا ہے مسلمان عورت کا منظر ان لوگوں کی نظر میں ایسا بن جائے جو اسے اذیت سے محفوظ رکھے، اور غیر مسلم عورتوں کے موسم سرما کے لباس میں ایسے لباس بھی موجود ہیں جو غالباً یا اکثر ان اعضاء کو ڈھانپ لیتے ہیں جن کا شرعاً پردہ کرنا مطلوب ہے۔

چنانچہ اگر ان سے زبردستی ان کا حجاب اور پردہ اتارا جائے تو اس میں اس کی آزمائش اور ابتلاء ہے، ان شاء اللہ وہ اس میں ماجور ہوگی، لیکن اسے چاہیے کہ جیسے ہی یہ اکراہ اور زبردستی ختم ہو جائے تو فوراً پردہ کرنا شروع کر دے۔

اس لیے فتویٰ حالات کے مطابق ہونا چاہیے تاکہ غیر مسلم معاشروں میں اسلامی شناخت ختم ہو کر نہ رہ جائے۔

واللہ اعلم۔